ہمین تو ہے بقا مین فنا مین
خوشی سب طرح تسلیم و رضا مین
اجل سے زندگی راہ خدا مین
برا انکا حال کیا روز جزا مین

فنا ہا ثم آبا ثم آبا

بیان اس جور کا کب تک کرون مین
بجز حسرت تاسف کیا کہون مین
ستم کا انکے کیونکر حرف دو ہین
کف افسوس یون کب تک ملون مین

فنا ہا ثم آبا ثم آبا

یہ حرف اے مہربان سرور تو جسدم
گلے آپس مین لگ از شدت غم
سنے شیر خدا کے منہ سے باہم
یہی کہتے تھے رو رو شکل شبنم

فنا ہا ثم آبا ثم آبا

مرثیہ مخمس ترجیع بند

وہ لے جو پوچھا مین ابکے کیون نہین ہے تجکو چین
تشنہ لب مارا ہے شقیون نے نبی کا نور عین
یون لگا کہنے وہ مجھسے کیا کہون کچھ کہتے ہین
جسطرف دیکھا جہاتہان ہے یہی اب شور و شین

واحسینا واحسینا واحسین

جسکو دیکھو بھر رہی خون جگر کی ہر پلک
آج ماتم ہو رہا ہے لے زمین سے تا فلک
خاک بر سر کر رہے ہین مومن ہر دو کا فلک
سینہ کبکہ کوستے ہین آدم و جن و ملک

واحسینا واحسینا واحسین

تن تو انکا رن مین ہے آلودہ گرد و غبار
اہل بیت اونٹون پہ گرد انکے ہین ذی محمل سوار
سر لیے جاتے ہین نیزے پر لعین نابکار
ہر قدم کہتے چلے جاتے ہین رو رو زار زار

واحسینا واحسینا واحسین

اس سفر کے دیکھیے عالم ہو گیا زر باد کا
یون حرم جاتا ہے اونٹون پر رسول اللہ کا
کچھ بجز خون جگر توشہ نہین ہے راہ کا
یہ سخن ہے آج پیغمبر کے ہر دل خواہ کا

واحسینا واحسینا واحسین

چہرے کا ہر اک کے غم سے ہو رہا ہے رنگ زرد
پڑ رہی ہے گرد راہ کی سر پہ سبھنے خاک گرد

کون ہی ایسا کہین وہ جس سے اپنے دلکا درد — دیکھ دیکھ آپس مین منہ تکتے ہین بھر کر آہ سرد
واحسینا واحسینا واحسین

درمیان اُنکے چلے جاتے ہین نیزو نپر وہ سر — کوئی تو بھائی ہی کوئی خویش ہے کوئی پسر
خون کے قطرے یون ٹپکتے ہین انھونکے جسم پر — منہ پہ ململ تکتے جاتے ہین بدن سے پونچھکر
واحسینا واحسینا واحسین

اس طرح جاتا ہے فرزند پیمبر کا حرم — سو طرح کی ہے تعدی سر پہ اُن کے دمبدم
جو کوئی دیکھے ہی اہل درد سے اب یہ ستم — منہ پہ اپنے مار کر کہتا ہے وہ سیلی غم
واحسینا واحسینا واحسین

نے انھونکو بھوک ہے اس حال و غم مین ہے پیاس — نے بجا ہین ہوش انکے نے درست انکے حواس
دخل کیا جو نیند اُن کی آسکے آنکھونکے پاس — یہ سخن جنبش سے لب کی انکی ہوتا تھا قیاس
واحسینا واحسینا واحسین

صبح سے تا شام سر پر ہے انھونکے آفتاب — نے خورش روزانہ ہی انکی نہین نے شبکو خواب
پھرتی ہی آنکھونمین از بس شکل ابن بوتراب — بات اُنسے کچھ ہی پوچھو دیتے ہین وہ یہ جواب
واحسینا واحسینا واحسین

مقتل شہ کا انھونکے دلمین نت اُٹھتا ہی خیال — ردم ردم اُنکے سی ہر اکدم اُبلتا ہی جمال
چلتی دیکھین دھار پانی کی تو اُنپر ہی وبال — کہتے ہین تب حلق و خنجر کا وہ کر یاد القتال
واحسینا واحسینا واحسین

مل گیا ماٹی مین انکی سلطنت کا تاج و تخت — ہین یہ نازک دل خزان مین ہو گئین جون برگ درخت
ٹک بھی کہتا ہے اگر کوئی کچھ اُنکو ہو کر سخت — بولتی ہین یون جگر کی آنکھو سے ٹپکا کے لخت
واحسینا واحسینا واحسین

کیا کرون مین اب انھونکی بیواسی کا بیان — کچھ نہین ہی فرق ہرگز نیک و بد کے درمیان
خواہ انکا دوست ہووے خواہ وہ خواہان جان — سامنے آجائے کوئی اُس سی کہتے ہین کہ مان
واحسینا واحسینا واحسین

در روایت پہونچی جب مقتل پہ اولاد رسول — دیکھکر زینب نے سوی لاش فرزند بتول
خاک ڈالی سر پہ اپنے اور ملکر منہ سو دھول — بیٹھ بیٹھ اپنی سر و صورت کہا ہو کر ملول

واحسینا واحسینا واحسین

پھر کہا یوں اے تن بے سر ترے قربان میں — وار دوں ہر زخم بدن پر تیرے اپنی جان میں
ہائے بھائی دیکھوں کن آنکھوں سے یہ طوفان میں — اب یہی کہہ کر رہونگی مرگ کی خواہان میں

واحسینا واحسینا واحسین

جس سے ہو ناخوش دل نہ ہو چیونٹی کا سو تھا تو بشر — دولت کونین تیتی آکے تیرے کو بشر
شاد ہوتے تھے عرب میں دیکھ تیرا رو بشر — یاد کرتا حشر تجکو بولیں گے ہر سو بشر

واحسینا واحسینا واحسین

باپ تیرا ساقی کوثر امیر المومنین — ماں تری خیر النسا بنت شفیع المذنبین
سو گلوئے تشنہ پر تیرے چلے یوں تیغ کین — یہ ستم زیر فلک کیا کر گئے اعدائے دین

واحسینا واحسینا واحسین

کس طرح اب دلکو میرے زندگی سی ہووے ساز — کسکی صورت دیکھونگی آفاق میں کر چشم باز
جان کو میں کر چکی ہوں اپنی اس غم کی نیاز — نکلے ہے ہر مو سے میرے یہ صدائے جانگداز

واحسینا واحسینا واحسین

جسکے بن دیکھے نہ تھا آرام مجکو ایک تل — یوں گئیں وہ صورتیں سو خاک میں اکبار مل
تاب اس غم کی جلاوے ہی کہاں میرا دل — آہ ہوتی ہے یہ کہنے سی مرے بھر کی سل

واحسینا واحسینا واحسین

مہربان زینب غرض کرتی تھیں ہر دم یہ سخن — سامعو تھی ابر کی صورت برستے تھے نین
قصد اپنے قتل کا کرتے تھے سنکر مرد و زن — جس گھڑی منہہ سے انھونکے یہ نکلتا تھا سخن

واحسینا واحسینا واحسین

مرثیہ مخمس ترجیع بند

سمیت از قربا بن میں بلا کے کسکا باسا ہی — جہاں میں زندگی ابی سی کون اتنا زاسا ہے
لب دریا یہ کوئی بھی زمانے میں پیاسا ہی — گلے پر آج جس لب تشنہ کے خنجر کا دلاسا ہے
خلف ساقی کوثر کا محمد کا نواسا ہے

ستم کیشوں نے دست ظلم سی لوٹا ہی گھر جس کا — کیا ہی آسمان نیچے قبائل در بدر جس کا